روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۹ | منگل-۲۷ رمضان-۱۴۱۵ھ-۲۸ تبلیغ ۱۳۷۴ ہش-۲۸ فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دو

جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دے گا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہو گا جب انسان نیک بنتا ہے تو اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ سچا (صاحب ایمان) ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر میں ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے۔ اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک شخص جو میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بیعت کی کیا غرض ہے؟ کیا وہ دنیا کے لئے بیعت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔ بہت سے ایسے بد قسمت انسان ہوتے ہیں کہ ان کی بیعت کی غایت اور مقصود صرف دنیا ہوتی ہے ورنہ بیعت سے ان کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور وہ حقیقی یقین اور معرفت کا نور جو حقیقی بیعت کے نتائج اور ثمرات ہیں ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے اعمال میں کوئی خوبی اور صفائی نہیں آتی۔ نیکیوں میں ترقی نہیں کرتے۔ گناہوں سے بچتے نہیں۔ ایسے لوگوں کو جو دنیا کو ہی اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ

دنیا روزے چند آخر کار باخداوند

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۳۱-۴۳۲)

قبولیتِ دعا کے خاص ایام بھی انعام الٰہی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں۔ اور جب کوئی انسان چاہے اس وقت عید اور رمضان اور جمعہ آ جاتے ہیں۔ صرف دیر مانگنے میں ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کے دروازے کو چھوڑ کر دوسرے کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ محتاج نہیں، لیکن وہ اپنے بندے کی ایسی جستجو کرتا ہے گویا کہ اس بندے پر ہی اس کی خدائی کا انحصار ہے اور بندہ محتاج ہے اور ایسا محتاج ہے کہ اس کا ایک لحظہ بھی ایسا نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ اس کو چھوڑ دے تو آرام سے گذرے اور ہلاک نہ ہو جائے۔ مگر بندہ خدا سے استغناء کرتا ہے کہ گویا اس کا محتاج ہی نہیں۔

رسول کریم ﷺ نے جنگ بدر میں ایک عورت کو دیکھا کہ وہ دوڑی ہوئی پھر رہی تھی اور جو بچہ اس کو نظر آتا اسے اٹھا کر گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی تھی۔ جاتے جاتے اس کو ایک بچہ مل گیا وہ اس کو لے کر بیٹھ گئی۔ رسول کریم ؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا 'اس عورت کا بچہ گم ہو گیا تھا۔ اس کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی۔ جتنی اللہ تعالیٰ کو اپنے گم شدہ بندہ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔

سو اس رحیم و کریم ہستی سے دعا قبول کرانا مشکل نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی ہی گھڑی ہو سکتی ہے۔ اور ہر لمحہ کو قبولیت کے لئے ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی طرف سے دیر نہیں اگر دیر ہے تو بندے کی طرف سے ہے، لیکن یہ بھی اس کے احسان ہی میں سے ہے کہ اس نے ایک خاص وقت رکھ دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں جاگ سکتے۔ ان کو خود جگا دے۔ ان کی غفلتیں چونکہ ان کے لئے موجب ہلاکت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کے ہشیار کرنے کے لئے رمضان کا ایسا وقت مقرر کر دیا کہ جس میں وعدہ کیا کہ میں دعائیں زیادہ سنوں گا۔ سنتا تو وہ روز ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہر گھڑی عید اور ہر گھڑی قبولیت کے لئے رمضان ہو سکتی ہے۔ مگر غافل لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایک خاص مہینہ مقرر کر دیا گیا کہ وہ اس میں فائدہ اٹھائیں۔

(از خطبہ ۲۰-جون ۱۹۰۹ء)

☆ "بچپن سے ایسے بچوں یعنی (واقفین نو) کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نکاح

○ مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مربی جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے مورخہ ۹۵-۱-۲۹ کو بیت الہدیٰ سڈنی میں عزیزہ مکرمہ امتہ المصور صاحبہ بنت مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر حال نیشنل وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا نکاح ہمراہ مکرم ندیم احمد مرزا پسر مرزا بشیر احمد بیگ صاحب بعوض مبلغ سات ہزار ڈالر حق مہر پڑھا۔ ندیم احمد مرزا محترم مرزا احمد بیگ صاحب آف پٹی رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم نصیر احمد طاہر صاحب ایم ایس سی (اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا یوکے) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۵ جنوری ۹۵ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام خلود طاہر عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم رشید احمد صاحب بدوملہی (وفات یافتہ) کی پوتی اور مکرم سعید احمد صاحب آف کراچی کی نواسی ہے اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی (وفات یافتہ) کی پڑپوتی ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی صحت و تندرستی و درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ امتہ السلام صاحبہ زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب بٹ (وفات یافتہ) ۱۴-فروری ۱۹۹۵ء کو راولپنڈی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ آل انڈیا لجنہ اماء اللہ کی تقسیم ہند سے پہلے جنرل سیکرٹری رہیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۱۵-فروری ۱۹۹۵ء بروز بدھ بعد فجر الیست المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے۔

تدبیر دعا کیلئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کیلئے بطور محرک اور جاذب کے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۸- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۲۸- فروری ۱۹۹۵ء

جماعت -- ایک فردِ واحد کی طرح

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جماعت کی ترقی کے سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا جھگڑنا' دشمنی یا نفاق' حسد و کینہ' بغض اور عداوت کو تہہ نہ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کر سکے"۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی جس راہ پر گامزن ہے اور جس تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت ایک فرد واحد کی طرح آگے بڑھ رہی ہے۔ لیکن انسان بہرحال انسان ہے اور ایک معاشرے میں رہتے ہوئے مختلف الخیال لوگ جس طرح سوچتے ہیں اور جس طرح اپنے کام چلاتے ہیں کسی نہ کسی چھوٹے موٹے لڑائی جھگڑے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے اگر ہم سب اس بات کو مد نظر رکھیں کہ یہ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں اور جھگڑے بھی نہ ہوں تو ہماری رفتار اور تیز ہو جائے گی۔ اور ہماری کامیابی کی منزل اور قریب آجائے گی۔ تو یقیناً ہم اپنے لڑائی جھگڑوں کو یکسر ختم کر دیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس سلسلے میں کئی خطبات میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمیں آپس میں پیار اور محبت سے رہنا چاہئے۔ جہاں پیار اور محبت ہو وہاں اول تو لڑائی جھگڑا ہوتا ہی نہیں۔ اور اگر ہو جائے تو جلد نپٹایا جا سکتا ہے۔ باقی باتیں جن کا ذکر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا ہے ان کے لئے تو کسی طرح بھی جماعت میں گنجائش نہیں ہے۔ دشمنی یا نفاق یا ایک دوسرے سے حسد اور ایک دوسرے کے لئے دل میں کینہ اور بغض اور عداوت کا تو جماعت میں شمہ بھر ہونا بھی ناقابل برداشت ہے۔ لڑائی جھگڑے کے متعلق تو ہم نے کہا ہے کہ جہاں لوگ اکٹھے رہتے ہیں وہاں معمولی معمولی لڑائیوں اور جھگڑوں کا ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ لیکن انہیں جلد نپٹایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک دشمنی کا تعلق ہے اگر ہم خدانخواستہ آپس میں ایک دوسرے سے دشمنی رکھیں تو ہم فرد واحد کس طرح بن سکتے ہیں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے نفاق کا سلوک کریں دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ اور ایک دوسرے کی ترقی کو دیکھ نہ سکیں اور حسد پیدا کر لیں اور حسد کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں کینہ جگہ پکڑ لے۔ اور ہم بغض اور عداوت رکھیں۔ تو یقیناً ہمیں ایک جماعت نہیں کہا جا سکتا۔

پس ہر وہ شخص جو جماعت کو فرد واحد کی طرح آگے بڑھانے کا خواہاں ہے اسے ان باتوں پر غور کرنا چاہئے اس کے دل میں کسی کے لئے دشمنی اور نفاق نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کے دل میں کسی کو ذاتی طور پر آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر حسد نہیں پیدا ہونا چاہئے اور وجہ کچھ بھی ہو کسی کے ساتھ کینہ اختیار کر لینا ہمارے لئے ناقابل قبول ہونا چاہئے۔ ہم آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر شانہ بشانہ آگے بڑھیں اور جماعت کی ترقی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے ترقی کے لئے یہ بات لازمی قرار دے رکھی ہے۔ جماعت چاہے دینی ہو یا دنیوی' ترقی اور کامیابیوں کے لئے خدا تعالیٰ کا جاری کردہ قاعدہ یہی ہے کہ ساری جماعت ایک ہو جائے۔ نہ ہم میں دشمنی ہو' نہ نفاق ہو' نہ حسد ہو' نہ کینہ ہو' نہ بغض ہو' نہ ایک دوسرے سے عداوت ہو۔

خدا کرے کہ ہم ایسے ہی بن جائیں اور جماعت کی ترقی ہر آنے والے دن میں گذشتہ دن سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہوتی چلی جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خوب کرتا ہے جو تُو مجھ کو بُرا کہتا ہے
میری ہر بات کے انداز کو تولا تُو نے
شُکر ہے مجھ کو سمجھ آئی کہ تنقید ہے کیا
اپنے جذبات کے الجھاؤ کو کھولا تُو نے

ابوالاقبال

○

جوشِ جنونِ عشق کا یوں امتحان دے
خُود جا کے ان کے ہاتھ میں، تیر اور کمان دے

گر ہو سکے تو راہِ یقیں بھی تلاش کر
فُرصت کبھی جو کثرتِ وہم و گمان دے

اتنا تو جا کے شیخِ حرم سے کہے کوئی
میدانِ کارزار میں آکر اذان دے

یارب تضادِ قول و عمل سے ملے نجات
جو دل کی ترجماں ہو مجھے وہ زبان دے

لطف و کرم نہیں نہ سہی' قہر ہی سہی
جو چاہتا ہے مجھ کو مرے مہربان دے

اہلِ زمیں تو کر نہ سکے انسدادِ ظُلم
مُمکن ہے اب زمیں کو مدد آسمان دے

وہ اور ہوں گے جن کو غرض ہے نشاط سے
میں چاہتا ہوں مجھ کو غمِ دو جہان دے

بھیجوں نہ کیوں دُرود میں اسؐ پر تمام عمر
جو اپنے دشمنوں کو بھی جائے امان دے

ملتی ہے آ کے خُود ہی اسے عمرِ جاوداں
محمود ان کی راہ میں جو اپنی جان دے

ڈاکٹر محمود الحسن

گلشنِ احمد نرسری

احباب کرام کی سہولت کے لئے سومنگ پول کے قریب گلشن احمد نرسری کو ہر قسم کے پودوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو ارزاں قیمت پر دستیاب ہوں گے گلشن احمد نرسری میں ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کے سایہ دار سفیدہ۔ سکھ چین۔ پاپولر وغیرہ پھلدار کنو۔ آم۔ امرود۔ جامن وغیرہ۔ پھولدار غیر موسمی اور موسمی پھلدار پودے خوشبودار پودے۔ برآمدوں اور صحنوں کی تزئین والے پودے۔ خوبصورت گملے۔ مختلف قسم کی بیلیں مہیا ہیں۔ اور دن کے اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

امید ہے آپ اپنی اس نرسری سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور ان پودوں کو حاصل کر کے جو اسی زمین میں تیار ہوئے ہیں اور نشوونما میں زیادہ اچھا نتیجہ پیدا کریں گے۔ ربوہ کی سرسبزی میں اضافہ کریں گے۔

سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر- تحریک جدید

بچوں کے نام

پیاری بچیو اور بچو!

آج میں تم سے کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں- جو تمہاری اس دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں- یہ دنیا تو آنی جانی ہے لیکن یہ یاد رہے کہ آخرت کی زندگی جو دائمی ہے اس کی ابتداء اس دنیوی زندگی سے ہی شروع ہوتی ہے- جیسے پھول اور پھل لگانے کے لئے زمین کے اندر بیج ڈالنا پڑتا ہے اس کی آبیاری کرنی پڑتی ہے اس کی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے تب جا کر پھول اور پھل اپنا حسن اور مٹھاس مہیا کرتے ہیں- آج تم بھی جماعت احمدیہ کی نرسری کی حیثیت رکھتے ہو- آج تم کو بھی اس کی آبیاری کرنی ہو گی خواہ کتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں- اسی طرح اگلے جہاں میں جنت کے حصول کا صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت- جس کو یہ حاصل ہو گیا اس کو سب کچھ حاصل ہو گیا- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے بعض اشعار میں جماعت کو اس طرف متوجہ کیا ہے-

آپ فرماتے ہیں:-

اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
اک تری قید محبت ہے جو کر دے رستگار
کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو نہ ہونا ست اس میں زینہار
اس سے خود آکر ملے گا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

اب رہا یہ سوال کہ اللہ تعالیٰ سے پیار کن راہوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے- اس بارے میں چند ایک باتیں آپ کی توجہ کے لئے لکھ رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کا ذریعہ ہیں- ان میں سب سے اول تو مخلوق خدا سے پیار ہے- مخلوق میں صرف انسان ہی شامل نہیں- جانور اور پرندے بھی اس کے پیدا کردہ ہیں- حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ "ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ اس نے کنویں کے دھانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا- پیاس کے مارے مرنے کو تھا- اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر اس کو دوپٹے میں باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا اور کتے کو پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کو اس نیکی کے بدلے بخش دیا-"

اپنے گھروں میں نظر ڈالیں کیا کوے، چڑیاں، بلبلیں اور کوئلیں خدا کی پیدا کردہ نہیں؟ کیا آپ ان پرندوں اور جانوروں کو جو دراصل آپ کے مہمان ہوتے ہیں خوراک مہیا کرتے ہیں؟ ہر گھر میں جہاں درخت یا پھول لگے ہیں- صبح کے وقت یہ پرندے اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہوتے ہیں- یہ سب خدا تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کر رہے ہوتے ہیں- ہمارا فرض ہے کہ حسب توفیق ان کی خوراک کا ہم اہتمام کریں- میں کچھ اپنے گھر کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں صرف اس لئے کہ آپ کو بھی اس طرف توجہ ہو- اس کے سواء میرا اور کوئی مقصد نہیں- ہم صبح ناشتہ کی میز پر جب بیٹھتے ہیں تو ہر روز ملازمہ ان کی خوراک باہر صحن میں ڈال دیتی ہے- پھر باری باری یہ سب پرندے نیچے اتر کر اپنا چوگا کھاتے ہیں اور اگلے دن صبح پھر یہی نظارہ نظر آتا ہے- چند پرندے ان میں ایسے بھی ہیں جو طلوع آفتاب سے قبل اپنی خوبصورت آواز میں جو بولی بولتے ہیں- دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہے ہوتے ہیں- ان میں سے ایک پرندہ جو چند ہفتوں کے لئے ہمارے گھر کے ایک درخت پر بیٹھتا ہے- اس کی بولی اگر غور سے سنیں تو "جیتے رہو جیتے رہو" کی آواز سنائی دیتی ہے- یہ پرندہ طلوع آفتاب سے قبل بولنا شروع کرتا ہے- اس کے الفاظ سننے کے بعد کسی الارم کی ضرورت نہیں رہتی- وہ اپنی زبان میں صبح سویرے اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہے ہوتے ہیں-

پھر دوسری بات یہ ہے کہ گھروں کے اندر جو بھی جانور یا پرندے بسیرا کرتے ہیں ان کو مارنا حد درجہ کا ظلم ہے- کوئی غلیل سے کوئی چھرّے والی بندوق سے ان کو مارتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث تو ہو سکتا ہے- پیار کا نہیں- اس لئے آج سے ان حرکات سے توبہ کر لیں- جیسا کہ لکھ چکا ہوں مخلوق خدا میں صرف انسان ہی نہیں پرندے اور دیگر جانور بھی شامل ہیں- درخت وغیرہ بھی-

اب میں اختصار کے ساتھ چند باتیں لکھ رہا ہوں- جو اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس سے قرب کا ذریعہ ہیں-

"پیار کی عادت جو ڈالو پھر خدا کرتا ہے پیار"

اول- والدین سے پیار:- اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر والدین کی طرف سے کوئی سختی بھی ہو تو تمہارے منہ سے اف تک نہ نکلے- پھر ماں سے پیار اور ماں کی خدمت پر خاص زور دیا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے" یہاں ایک واقعہ بھی لکھ دوں جو اس پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہو گا- ایک دفعہ حضرت اماں جان (زوجہ محترمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی والدہ حضرت صاحب کے گھر تشریف لائیں تو گھر کی ایک ملازمہ نے ان سے گستاخی کی- آپ ناراض ہو کر نچلے دالان میں چلی گئیں اور اوپر گھر میں جانے سے انکار کر دیا- میرے دادا جان (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے اپنی بیگم صاحبہ (حضرت اماں جان) کا ہاتھ پکڑ کر ان کو نیچے لے گئے- نانی جان بستر پر لیٹی ہوئی تھیں- حضرت دادا جان نے چارپائی کی پائینتی ان کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے ان کا سر نیچا کیا اور والدہ کے پاؤں میں ان کا سر رکھ کر بوسہ دینے کا اشارہ کیا- اس کے بعد آپ اوپر تشریف لے گئے- ماں نے بیٹی سے ناراضگی دور کی اور خوشی خوشی اوپر تشریف لے گئیں-

اب میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اشعار سے ہی بعض نصائح جو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں لکھ رہا ہوں:-

نمبر۱ تکبّر سے بچو!

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

نمبر۲ خاکساری

پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہے رہ درگاہ باری

نمبر۳ بدظنی سے بچو!

وہی کرتا ہے ظن بد بلا ریب
کہ جو رکھتا ہے پردہ میں وہی عیب
مگر عاشق کو ہرگز بد نہ کہیو
وہاں بدظنیوں سے بچ کے رہو

نمبر۴ انکساری!

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

نمبر۵ مساکین اور یتامیٰ کی دیکھ بھال- ان سے برابری کا سلوک- ان کی پرورش-

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے ذرائع پر بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے روشنی ڈالی ہے- آپ فرماتے ہیں:-

"خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے"

بچوں کو مخاطب کرنے کی وجہ دراصل یہ ہے کہ میرے اندر بچوں سے پیار خدا کی دین ہے- کسی بناوٹ یا "انا" کا دخل نہیں- انا کے تو نام سے ہی مجھے نفرت ہے- بچوں کے پیار کے ضمن میں صرف تین واقعات لکھ رہا ہوں جو اس پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہیں-

ایک امیر خاندان کی بچی جس کے والد ایک ہوائی جہاز کے حادثہ میں فوت ہو گئے تھے- اس کی ماں بھی ابھی چھوٹی عمر کی تھی اور بچی بھی- اس نے ایک دن مجھے کہا کہ آپ مجھے اپنی بیٹی بنا لیں- میں نے جواباً کہا کہ آج سے تم میری بیٹی ہو- یہ بچی جوان ہوئی اس کی والدہ نے مجھے کہا کہ آپ کی بیٹی ہے اس کا رشتہ اب آپ ہی کروائیں- چنانچہ میں نے مناسب جگہ رشتہ کروا دیا- انگلستان میں اس کی رہائش تھی باقاعدہ مجھے خط لکھتی تھی ایک خط میں اس نے مجھے لکھا کہ آپ نے مجھ سے اتنی محبت کی ہے کہ مجھے اپنے باپ کی محبت بھی بھول گئی (یہ الفاظ لکھتے ہوئے اس وقت میرے دل کی عجیب کیفیت ہے جو بیان نہیں کر سکتا)

ایک واقعہ اور بھی میری بچوں سے محبت اور بچوں کے رد عمل پر روشنی ڈالتا ہے- ایک نو دس سال کا لڑکا جو لاہور میں رہتا تھا- اس نے مجھے خط لکھا کہ میں انگریزی سکول میں پڑھتا ہوں مجھے اردو میں لکھنا مشکل ہے امید ہے آپ میری اردو پڑھ سکیں گے- آگے لکھتا ہے کہ میرا امتحان قریب ہے آپ میرے لئے دعا کریں کہ میں اول نمبر پر پاس ہوں- اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ جماعت میں اول آیا- تین چار سال اسی طرح خط آتا رہا اور ہر خط میں امتحان میں اول آنے کے لئے دعا کا ہی ہوتا تھا- ہر امتحان کے نتیجہ کے بعد اس کا خط ملتا تھا کہ اول نمبر پر آیا ہوں- اس کے بعد اس بچے کا مجھے جو خط ملا وہ یہ تھا کہ اب میں نے آپ کے لئے یہ دعا شروع کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر دعا قبول فرمائے-

بچوں سے میرا پیار کسی مذہب یا قوم کے بچوں تک محدود نہیں- ہر بچہ مجھے پیارا ہے- ایک دفعہ میں اور میری بیگم "زیورک" سوئٹزرلینڈ سے سوس ایئر پر امریکہ جا رہے تھے- جہاز میں اگلی دو سیٹیں ہماری تھیں- ہم بیٹھ چکے تھے کہ ایک عورت مع اپنی تین سالہ بچی کے ہمارے پیچھے والی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئی- جہاز کے اڑنے کا وقت ہو چکا تھا- چند منٹ بعد ہی اس بچی کے رونے کی آواز آئی تو

میں نے مڑ کر اس کی والدہ سے پوچھا کہ یہ بچی کیوں رو رہی ہے- اس کی ماں نے جواباً کہا کہ یہ ضد کر رہی ہے کہ میں نے آپ کی گود میں بیٹھنا ہے- میں نے جواب دیا کہ اس میں کیا حرج ہے- جہاز میں بیٹھ کر سات گھنٹے گزارنے ہیں کوئی کام تو نہیں کرنا اس کو میری گود میں بٹھا دو وہ میری گود میں بیٹھی رہی- اتنے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ائیر ہوسٹس نے مجھے کہا کہ اب کھانے کا وقت ہے۔ ہم نے میز لگانی ہے آپ بچی کو اس کی ماں کے سپرد کر دیں۔ ماں کی گود میں جاتے ہی اس نے پھر رونا شروع کر دیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر اس کی ماں کو کہا کہ تم نے بھی کھانا کھانا ہے بچی نے بھی۔ یہ وقت گزار لو پھر میں بچی کو اپنی گود میں لے لوں گا۔ نیویارک جہاز پہنچا اب تو لازماً ہم نے علیحدہ ہونا ہی تھا۔ وہ خاتون بچی کی انگلی پکڑے جہاز سے اترنے کے لئے میرے قریب آئی اور مجھے کہا کہ مجھے حیرت ہے کہ میری بچی آپ سے اتنا پیار کیوں کر رہی ہے آپ غیر ملکی ہیں اس نے کبھی نہیں دیکھا۔ کبھی ملے نہیں۔ میں نے جواباً کہا کہ جیسے ہوا ہے نظر تو نہیں آتی لیکن ہوا کے بغیر انسان زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ یہ بچی ابھی معصوم ہے۔ مجھے بچوں سے پیار ہے یہ اس پیار کا نتیجہ ہے تم اس کو سمجھ نہیں سکو گی مگر یہ بچی سمجھ گئی ہے۔

بچوں کی تربیت کے لئے ان کے ماں باپ کی جو ذمہ داریاں ہیں اس طرف ان کے والدین کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ماں باپ کو چاہئے کہ رات کے وقت سونے سے قبل اپنی اولاد کی تربیت کے لئے کچھ وقت نکالیں ان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائیں۔ دینی امور کے متعلق ان کو درس دیں۔ مثلاً بعض چھوٹی باتیں دراصل بڑی باتوں کی طرف بچوں کو توجہ دلا دیتی ہیں۔ مثلاً بڑوں کو سلام کہنے کی تلقین۔ ہر فرد مرد ہو یا عورت' جانتے ہو یا نہیں جانتے' کو سلام کہنے پر پہل کرنے کی کوشش۔ کھانا کھانے سے قبل اللہ کا نام لینا اور کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا خود بھی اونچی آواز سے اگر کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد یہی کہا جائے تو بچے خود بخود یہ عادت ڈال لیں گے۔

ایک واقعہ لکھے دیتا ہوں جو اس امر پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہو گا اور بچوں کے والدین اس سے سبق حاصل کر سکیں گے۔ کافی عرصہ ہوا ایک احمدی دوست جو انگلستان میں مقیم تھے۔ جلسہ سالانہ کے تیسرے دن مجھے ملنے کے لئے میرے گھر پر آئے۔ آتے ہی انہوں نے مجھ سے شکایت کی کہ جماعت کے مربی بچوں کی تربیت نہیں کرتے۔ مثلاً ہمارے گھر میرے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور دینی تعلیم دینے نہیں آتے میں نے یہ سن کر ان سے پوچھا کہ آپ خود اس طرف توجہ کیوں نہیں کرتے۔ مربی بچوں کو پڑھانے کے لئے نہیں بھجوائے جاتے وہ استاد نہیں۔ ان کے سپرد اتنے اور کام ہیں کہ ہر گھر میں جا کر وہ بچوں کو پڑھا نہیں سکتے۔ یہ آپ کا فرض ہے آپ اپنا فرض ادا نہیں کر رہے۔ میں نے سوال کیا کہ آپ اپنے کام پر گھر سے کس وقت نکلتے ہیں۔ ان کا جواب تھا کہ صبح نو بجے میں نے اس پر ان سے پوچھا کہ کیا آپ فجر کی نماز بچوں اور بیوی کے ساتھ پڑھتے ہیں؟ دوسرا سوال میرا یہ تھا کہ آپ کی بیوی کیا کرتی ہیں کہنے لگے وہ بھی کام کرتی ہے۔ پھر میں نے پوچھا آپ دونوں شام کو کس وقت گھر آتے ہیں۔ کہنے لگے شام پانچ چھ بجے کے بعد۔ یہ سن کر میں نے ان سے کہا کہ آپ کم از کم تین نمازیں گھر میں باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد کچھ وقت بچوں کو دینی تعلیم کے لئے بھی دے سکتے ہیں آپ کا یہ فرض ہے جو آپ ادا نہیں کر سکتے۔ ان کا جواب تھا کہ آخر ہم نے کچھ تفریح بھی کرنی ہوتی ہے۔ ٹیلیویژن بھی دیکھنا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سن کر میں نے ان سے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ آپ اپنے بچوں کو بے دین بنا رہے ہیں۔ یہ لکھ کر میں جماعت کے ماں باپ سے التجاء کرتا ہوں کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بڑے فرزند تھے اور جماعت کے دوسرے امام۔ علاوہ اس کے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی ایک پیش خبری جو ان کے مرتبہ پر روشنی ڈالتی ہے اس پر آپ نظر کریں تو آپ کو بہت کچھ معلوم ہو جائے گا۔ آپ نے اپنی ایک نظم میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے درد کے ساتھ ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس نظم کے چند اشعار لکھ رہا ہوں۔

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو
جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برق غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو
عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہر انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

آپ سب کے لئے ہمارے اس امام نے جو دعا کی ہے اور جس تڑپ سے کی ہے اس کا تقاضا ہے کہ آپ سب اسی درد اور تڑپ سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے سر بسجود ہو کر دعائیں کریں۔

ہماری بڑی پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بڑی دختر تھیں اور حضرت امام الثانی کی بہن۔ ان کے چند اشعار جو انہوں نے آپ کی شدید بیماری کے دنوں میں لکھے اور اخبار میں شائع بھی ہوئے تھے۔ ان سے اس درد کا اظہار ہوتا ہے جو ہر احمدی کے دل میں تھا اور اس امر کا اظہار بھی کہ جماعت احمدیہ کے لئے کس تڑپ سے وہ دعا گو رہے تھے۔ اس بارہ میں پھوپھی جان کے چند شعر جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر حضرت امام الثانی کی کیفیت تھی اور آپ کے مشن کو دنیا میں پھیلانے کے عزم کا اظہار تھا۔ جو تحریک دعائے خاص' کے نام سے کہے گئے تھے لکھ رہا ہوں۔ لمبی نظم ہے اس لئے چیدہ چیدہ' چند بطور تعارف لکھ دیتا ہوں:۔ ؎

حسرتیں نظروں میں لیکر صورتیں سب کی سوال
اب کہاں تسکین ڈھونڈیں بے سہارے دل حزیں
کون دکھلائے گا ہم کو آسمانی روشنی
"چودھویں کا چاند" چھپ جائیگا اب زیرِ زمیں
اِک جوانِ منحنی اٹھا عزم استوار
اشکبار آنکھیں لبوں پر عہدِ راسخ دل نشیں
شوکتِ الفاظ بھرائی ہوئی آواز میں
کرب و غم میں بھی نمایاں عزم و ایمان و یقین
میں کرونگا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری .... پھیلا دونگا بر روئے زمیں
صَرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

اب میں چند دعائیہ اشعار لکھ رہا ہوں۔ آپ سب بچے اگر ان اشعار کو یاد کرلیں اور اٹھتے بیٹھتے یہ دعائیں کرتے رہیں تو آپ کی دونوں جہان کی زندگی آپ کے لئے برکت کا باعث ہوگی۔

میرے گناہ تیری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے
مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے
بارِ گنہ بلا ہے میرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو
دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

آخر میں دعا کی ترغیب دینے کے لئے مندرجہ ذیل شعر کافی ہوں گے جو لکھ رہا ہوں۔

یارا نہیں پاتی ہے زباں شکر و ثنا کا
احسان ہے بندوں کو دیا اذن دعا کا
کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا
تسکینِ دل و راحت جاں مل ہی نہ سکتی
آلامِ زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی

رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی ختم ہونے کو ہے۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر رہے۔ دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ میری طرف سے آپ سب پیاری بچیوں اور پیارے بچوں کو عید مبارک۔

تقویٰ

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقعہ دیتے ہیں۔

۲۔ تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب۔ خودپسندی' مال حرام سے پرہیز' اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

۳۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔

۴۔ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خد و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتیٰ الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں' اور کان' اور ہاتھ' اور پیر' اور دوسرے اعضاء ہیں۔ اور باطنی طور پر دل' اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اس کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا۔ یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتیٰ الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد۔ ایم اے

نیکی وہی ہے جو آفاقی ہو

اس بحث میں پڑے بغیر کہ اخلاق کا منبع کیا ہے مذہب یا تہذیب کیونکہ اس بارہ میں مذاہب میں کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور نظر آتا ہے اور اسی طرح مختلف تہذیبیں بھی اخلاق کے بارہ میں ایک سی سوچ نہیں رکھتیں یہ نہیں کہ بڑے بڑے خلق کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے یوں تو کوئی مذہب بھی نہیں سکھاتا کہ قتل جائز ہے لیکن قتل کی تشریح میں ضرور اختلاف رکھتے ہیں۔ کس کی جان لینی جائز ہے اور کس کی نہیں یا یہ کہ دوسرے مذہب رکھنے والوں کا قتل گناہ ہے یا نہیں یا پھر کس حالت میں جان لینا گناہ ہے یا پھر مخصوص حالات مثلاً جنگ کے دوران یا اگر کسی فرد نے دوسرے انسان کا قتل کیا ہو تو صرف اسی صورت میں جان لینا جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اخلاق کی بنیادیں کسی قسم کے بھی تعصب اور خاص طور پر مذہبی تعصب پر ہرگز نہیں اٹھانی چاہئیں کیونکہ اس سے انسان کی سوچ اور عمل محدود ہو جاتے ہیں اور وہ اخلاق کے بارہ میں غیر مذہب تو کیا غیر فرقہ کے لوگوں کے درمیان بھی تمیز شروع کر دیتا ہے اس لئے اس کا مال کھانا کوئی ایسا گناہ بھی نہیں حتیٰ کہ اگر اسے جان سے بھی مار دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عوام الناس تو کیا اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی اسی خیال کے پائے جاتے ہیں اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کرتے تو اس کی کوئی اور وجہ ہوتی ہے مثلاً ملکی قانون لیکن اخلاقیات روک نہیں بنتے۔ یہ کھیل ہر روز ہماری آنکھوں کے سامنے کھیلا جاتا ہے کہ ایک فرقہ کے لوگ یا ایک قبیلہ کے لوگ یا مذہب کے ماننے والے دوسرے مذہب کے ماننے والوں کا خون اس طرح بہاتے ہیں گویا کہ وہ انسان نہیں بھیڑ بکریاں ہوں۔ شاید بھیڑ بکریاں بھی اس طرح ظلم سے ذبح نہ کی جاتی ہوں۔ کیا پارٹیشن کے وقت لوگوں نے مذہب کے نام پر خون کی ہولی نہیں کھیلی تھی۔ کیا بوسنیا اور چیچنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پس پردہ یہ ہی عوامل کارفرما نہیں جسے Athenic Cleansing کا نام دیا جا رہا ہے؟ یہ دلیل شاید اپنے اندر کچھ وزن رکھتی اگر ہم خدا کے انکار کرنے والوں کا رویہ اخلاق کے بارہ میں مختلف پاتے ہوں۔ ان کے ہاں تو کوئی قید سوائے ملکی قانون کے ہے ہی نہیں۔ کسی بالا ہستی کا خوف موجود ہی نہیں۔ وہ جب ظلم پر اتر آتے ہیں تو کوئی چیز بھی انہیں بربریت سے نہیں روکتی۔ زمانہ قدیم میں ہلاکو خان اور موجودہ دور میں سٹالن کی مثالیں موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں آدمیوں کو موت کی وادی میں دھکیل دیا۔ یہودی تو خود کو اللہ تعالیٰ کی اولاد کہتے ہیں اور باقی مخلوق کو اس حلقہ سے باہر سمجھتے ہیں۔ غیر یہودی پر ہر قسم کا ظلم روا سمجھتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جب انسان اسفل السافلین کی گہرائیوں میں اترتا ہے تو پھر جانوروں سے بھی بڑھ جاتا ہے اور ان کے نام پر مذہب کے نام پر خون بہانا مباح سمجھتا ہے جو انسانیت کا سبق سکھانے آئے تھے۔ مذہب کے نام پر خون بہانا مباح سمجھا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم کی تخلیق فرمائی اور اسے اپنا خلیفہ بنایا۔ اسے اپنی شکل پر پیدا کیا تو وہ نہ یہودی تھا۔ نہ ہندو۔ نہ عیسائی۔ وہ بس انسان تھا اور دنیا میں اس کا نائب۔ وہ نہ سفید تھا۔ نہ گندمی اور نہ ہی سیاہ۔

اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ تمام مذاہب کی کتب میں اخلاق کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور صدہا نکات ان مذہبی ذخیروں میں موجود ہیں مگر ساتھ ہی اس بات سے بھی انکار کی گنجائش نہیں کہ بہت سے لوگ ان خوبیوں سے محض لاعلم اور بے خبر ہیں یا پھر بالکل بے پرواہ اور جو لوگ اس پر عمل بھی کرتے ہیں وہ ایک محدود دائرہ کے اندر رہ کر۔ جہاں بھی انہیں اپنے ہم مذہب۔ ہم مشرب۔ فرقہ یا قبیلہ سے باہر جانے کا موقعہ ملتا ہے وہاں ہی تمام خوبیاں زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور انسانیت دم توڑ دیتی ہے۔ قوموں کے اندر ہی نہیں فرقوں اور جماعتوں کے اندر بھی یہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ زید کے مقابلہ میں کچھ اور رنگ ہوتا ہے تو رام لال کے مقابلہ میں کچھ اور مسٹر سمتھ کے مقابلہ میں بالکل ہی اور۔ اگر نیکی اور اخلاق کی شکل قوم۔ برادری یا فرقہ بندی کے ساتھ بدلتی ہے تو پھر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اخلاق اور نیکی کے نام کی کوئی شئے ہے ہی نہیں۔ یہ تو موم کی ناک ہوئی جب چاہی موڑ لی۔ کشادہ دلی یوں عنقا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ جب تک کشادہ دلی اور اخلاق کا دائرہ آفاقی نہ ہو حقیقی اخلاق اور نیکی وجود پکڑ ہی نہیں سکتی۔ جس طرح قانون قدرت یکساں ہے اسی طرح اخلاق اور نیلی کا عمل بھی یکساں ہونا چاہئے۔ درخت یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی چھاؤں تلے کس دھرم یا فرقہ کے لوگ آرام پا رہے ہیں۔ انگور کی شیرینی ہر ایک منہ میں ایک ہی جیسی رہتی ہے اور انسان کے عقائد کی بنا پر تلخ یا میٹھی نہیں ہوتی۔ کشادہ دلی کا اخلاقی رنگ میں نہ پایا جانا اور اس سے نفوس کا خالی ہونا ایک ایسی کمزوری ہے جو ملک اور قوموں کے لئے ایک نحوست اور خوفناک مصیبت بن کر چھا جاتی ہے۔

اگر ہم اپنے اخلاق کی بنیاد چار ستونوں پر اٹھائیں تو ممکن ہے کہ شرف انسانیت قائم رہ سکے۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو رب العالمین کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ وہ کسی ایک مذہب کے ماننے والوں کا ہی رب نہیں۔ اس کا سورج ہر ایک پر بلا تمیز مذہب' ملت۔ رنگ و نسل طلوع ہوتا ہے۔ اس کی رحمت سے ہر کوئی فیض پاتا ہے۔ وہ مذہب کے ناطے کسی سے فرق نہیں کرتا۔ ہم سب اس کی عیال ہیں۔ دوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ ان کا وجود تمام دنیا کے لئے جس میں نوع انسانی کے علاوہ تمام مخلوق شامل ہے باعث رحمت ہے۔ اس رحمت کو محدود نہ کریں۔ سوم رسول اللہؐ کا قول ہے کہ انسانی جان خواہ کسی کی ہو محترم ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ تم ایک ہی باپ کی نسل ہو" پھر فرمایا کہ "اسی طرح ہر انسان کی جان۔ اس کے مال اور اس کی آبرو کا بھی احترام کرو۔" چہارم یہ کہ قول کی طرف دیکھیں کہنے والے کی طرف نہیں۔ یہ ضابطہ اخلاق ہمیں شروع سے ہی اپنے بچوں کے ذہن میں میخ کی طرح گاڑ دینا چاہئے تاکہ بڑے ہو کر وہ انسان کی قدر انسان کے ناطے سے کریں نہ کہ مذہب۔ فرقہ یا رنگ و نسل کے حوالہ سے۔ آپ کو ہر انسان کی جو مدد کا مستحق ہے غیر شعوری طور پر یہ نہ سوچتے ہوئے کہ وہ آپ کی برادری۔ آپ کے مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتا ہے مدد کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بھی جہاں صدقات کا حکم دیتا ہے وہاں مذہب۔ ملت اور رنگ و نسل کی تمیز نہیں کرتا۔ وہاں یہ ہی حکم ہے کہ مساکین۔ ابن سبیل اور مستحق لوگوں کی مدد کرو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایت آتی ہے۔ حضرت اماں جان بیان فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب بہت صدقات دیا کرتے اور استفسار پر فرمایا کہ وہ مذہب کی بنا پر کوئی تفریق نہ فرماتے اور ہر مستحق کی مدد فرماتے خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

نیکی کی کوئی ذات پات نہیں ہوتی۔ نیکی بس نیکی ہی ہوتی ہے خواہ اس کے کرنے والا ولی ہو۔ گناہ گار یا غیر ایماندار۔ اگر مدر ٹریسا نے نادار اور معذور بچوں کی نگہداشت کو ہی اپنی زندگی کا مشن بنالیا ہے تو یہ عظیم عورت ہر لحاظ سے قابل احترام اور اس کا عمل قابل ستائش ہے۔ اگر سیٹھ عبدالستار ایدھی یا عمران خان فلاحی کاموں اور بیماروں کے لئے ہسپتال تعمیر کرنے میں پیش پیش ہیں تو وہ ہماری امداد کے ہر لحاظ سے مستحق ہیں۔ اگر سیٹھ برلا کوئی خدمت کا خلق کا کام سرانجام دیتے ہیں تو وہ ہر تعریف کے لائق ٹھہرتے ہیں۔ اپنے اخلاق کو آفاقی بنائیں اسے محدود نہ کریں۔

ابن العطاء

میرا کالم

مکرم مہتہ عبدالخالق صاحب ابن حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب بچپن کے میرے دوست ہیں۔ قادیان میں اکٹھے کھیلا کرتے تھے۔ چند روز ہوئے وہ ایک آئرلینڈ کے دوست کو لے کر الفضل کے دفتر میں تشریف لائے۔ ان کے ساتھ کچھ پرانی یادیں تازہ کیں اور کچھ آئرلینڈ کے دوست کے ساتھ آئرلینڈ سے متعلق باتیں ہوئیں۔ میں نے سب سے پہلے "جی۔ بی۔ ایس۔" یعنی جارج۔ برنارڈ شا۔ کا ذکر کیا اور انہیں بتایا کہ آئرلینڈ کے لئے میرے دل میں اس لئے احترام کا جذبہ ہے کہ آئرلینڈ نے انگریزی زبان کو ایک بہت بڑا ڈرامہ نویس دیا ہے میں نے جارج برنارڈ شا کے ڈرامے پڑھے ہیں اور میں ان کی ڈرامائی عظمت کا معترف ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ اب برطانوی حکومت اور آئرلینڈ کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔

ایک لمبے عرصے سے کیتھولکس اور پروٹسٹنٹ میں جو جھگڑا چل رہا تھا۔ اور جس کا تعلق شمالی آئرلینڈ اور جنوبی آئرلینڈ سے تھا۔ اب اس کے متعلق گفت و شنید کے ذریعے خاصی پیش رفت ہوئی ہے۔ میں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری خواہش تو یہ ہے کہ ساری دنیا میں انسان امن کی زندگی بسر کر سکے۔ میں نے فلسطین کا ذکر کیا۔ میں نے بوسنیا چیچنیا کا ذکر کیا۔ کابل کا ذکر کیا۔ مقبوضہ کشمیر کا ذکر کیا اور ایسی ہی دیگر قومیتوں اور علاقوں کا ذکر کر کے ان سب کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں امن عطا کرے۔

میری اس گفتگو سے آئرلینڈ کے دوست اتنے متاثر ہوئے کہ جب انہوں نے دفتر کی ویڈیو بنانی شروع کی تو مجھے اس بات کا اشارہ کیا کہ میں یہی باتیں دہراؤں۔ وہ اپنے ویڈیو میں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

آج کل عارضہ قلب کے لئے خاص طور پر کسی عمر کا تعین تو نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جیسا کہ دیکھنے میں آرہا ہے کسی بھی عمر کے شخص کو دل کا عارضہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن عمومیت کے رنگ میں بات کی جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں کو دل کے عارضے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

امریکہ میں اس بات پر ڈاکٹروں نے تحقیق کرتے ہوئے ایک ہزار افراد سے باتیں کیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں کو دل کا عارضہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ وٹامن بی کا زیادہ استعمال نہیں کرتے یا کہا جا سکتا ہے کہ ان میں وٹامن بی کی کمی ہوتی ہے۔ اگر وہ وٹامن بی کا استعمال کریں تو خاص حد تک اس خطرے سے نجات مل سکتی ہے اگرچہ یہ تو کبھی نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں دوائی یا فلاں بات حتمی طور پر یہ نتیجہ پیدا کر سکتی ہے لیکن جہاں نتائج کی فی صد زیادہ ہو وہاں یہ بات پیش کر دی جاتی ہے کہ اس دوائی سے یا اس بات سے خطرہ کم ہو سکتا ہے۔

گذشتہ دنوں سبزیوں کے کھانے پر زور دیا گیا تھا لیکن چونکہ طبی دنیا میں تحقیق جاری رہتی ہے اب بتایا گیا ہے کہ سبزیوں کا کھانا مفید تو ہے لیکن گوشت کا بالکل چھوڑ دینا غیر مفید ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ سبزیوں کے ساتھ ساتھ گوشت بھی کھایا جانا چاہئے۔ بلکہ تحقیق نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر گردے یا ببلہ کھانے کا اہتمام کیا جائے تو جسم میں تمام وٹامن موجود رہ سکتے ہیں گویا کہ سبزیاں کھائیں، گوشت کھائیں اور گوشت میں گاہے گاہے گردے یا ببلہ کا انتخاب کریں۔ یہ بات عارضہ قلب کو روکنے کا سبب بن سکتی ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ موٹاپا بھی عارضہ قلب کا ایک عنصر بتایا گیا ہے۔ امریکہ ہی میں ۳۵۔ سال کے بعد خواتین میں وزن بڑھنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی کیفیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ امراض قلب کا خطرہ ہے۔ چودہ سال تک ایک لاکھ خواتین سے باتیں کرکے ڈاکٹروں نے جو نوٹ تیار کئے ان سے یہ پتہ چلا ہے کہ اٹھارہ سال تک جو عورتیں دبلی رہتی ہوں ان کے وزن بڑھنے کا امکان کم ہوتا ہے گویا کہ جن خواتین کا جسم اٹھارہ سال کی عمر میں پھولنے لگتا ہے یا یوں کہیئے کہ موٹی ہونے لگتی ہیں ان کا وزن بعد میں زیادہ بڑھنے کا امکان ہوتا ہے۔ اور اس طرح وزن کے زیادہ ہونے سے عارضہ قلب لاحق ہو سکتا ہے۔

اس کے بالمقابل ناروے میں بھی اسی طرح کی ایک تحقیق کی گئی ہے وہاں یہ پتہ چلایا گیا ہے کہ کم وزن ہونے کے باوجود موٹاپا ہو سکتا ہے۔ یعنی ضروری نہیں کہ موٹے آدمی کا وزن نسبتاً زیادہ ہو۔ کم وزن ہونے کے باوجود جسم پھول کر انسان کو موٹا بنا دیتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اب وہ کہتے ہیں کہ وزن کے زیادہ ہونے یا برابر ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اصل بات موٹاپے کی ہے۔ کسی کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اگرچہ موٹاپا تو ہے لیکن وزن زیادہ نہیں ہے۔ ناروے کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان دونوں باتوں میں اب کوئی فرق نہیں۔ وزن کم ہونے کے باوجود انسان موٹاپے کی طرف مائل ہو سکتا ہے اور یہ موٹاپا اس کے لئے عارضہ قلب کے خطرے کی علامت بن جاتا ہے۔

گویا کہ نئی بات یہ ہے کہ وٹامن بی کا ضرور استعمال کیا جائے۔ خاص طور پر بوڑھے مردوں اور عورتوں کو وٹامن بی زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔ سبزیاں کھائیں لیکن گوشت ترک نہ کریں۔ اور گوشت کے کھانے کے سلسلے میں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ گردے یا ببلہ کھایا جائے تو انسانی جسم میں تمام وٹامن موجود رہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ وزن اور موٹاپا ایک ہی بات نہیں ہے۔ وزن کم ہونے کے باوجود موٹاپا ہو سکتا ہے اس لئے موٹاپے کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپکو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محمود مجیب اصغر (انجینئر)

کالا باغ ڈیم

بعض پراجیکٹ نہ بننے کے باوجود اتنے مشہور ہو جاتے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ بن چکے ہیں اسی قسم کا ایک پراجیکٹ کالا باغ ڈیم ہے اس کے بننے میں تاخیر کی کوئی بھی وجہ ہو اس پراجیکٹ کے Salient Features یعنی اہم خدوخال (معلومات) سے قارئین کو آگاہ کرنا مقصود ہے جو بعض کی یقیناً دلچسپی کا موجب ہوگا۔

واپڈا رپورٹس میں کالا باغ ڈیم کے چھ OBJECTIVES بیان کئے گئے ہیں (۱) زراعت کی ترقی (۲) پانی کی سٹوریج (۳) سیلاب کو کنٹرول کرنا (۴) انڈسٹری (صنعتی ترقی) (۵) پانی کا کنٹرول اور اس کی مینجمنٹ (۶) سستے داموں پن بجلی کی پیداوار

دراصل پاکستان کی معاشی ترقی بنیادی طور پر سستی بجلی کی فراہمی پر منحصر ہے تاکہ بجلی کی بڑھتی ہوئی صنعتی، زرعی، گھریلو اور تجارتی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

پاکستان ایک خوش قسمت ملک ہے جس میں شمال سے جنوب تک دریائے سندھ اور دوسرے دریا) بہتے ہیں پانی کی فراہمی اور بجلی کی پیداوار کے ذریعے تربیلہ جو دریائے سندھ پر واقع ہے اور منگلا (جو دریائے جہلم پر واقع ہے) پاکستان کو خوراک میں خود کفیل کرنے کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں لیکن تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم کی جھیلوں میں مٹی کی تہیں اکٹھی ہونے اور جم جانے کے باعث ان کی (STORAGE CAPACITY) یعنی پانی اکٹھا کرنے کی استعداد کم ہوتی جا رہی ہے اس لئے دریائے سندھ پر کالا باغ ڈیم بنانے کا منصوبہ فنی اور اقتصادی اعتبار سے موزوں قرار پاتا ہے۔

دریائے سندھ پر کالا باغ ڈیم کا مجوزہ مقام تربیلا ڈیم سے ۱۹۲ کلومیٹر پیچھے (شمال کی طرف) اور کالا باغ کے قصبے سے ۱۹ کلومیٹر آگے (جنوب کی طرف) ہے یہ ڈیم (بند) ۲۶۰ فٹ بلند بنایا جائے گا اور اس کی پانی سٹور (جمع) کرنے کی استعداد تقریباً ۸ ملین ایکڑ فٹ ہوگی (یعنی اگر یہ پانی ایک فٹ گہرائی میں پھیلایا جائے تو ۸۰ لاکھ ایکڑ کے رقبے میں پھیل سکتا ہے) جس میں سے تقریباً ۶ ملین ایکڑ پانی قابل استعمال ہوگا۔

اس ڈیم پر مجوزہ بجلی گھر دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر تعمیر ہوگا جہاں سے اول طور پر ۳۰۰ میگاواٹ کے آٹھ یونٹ نصب کئے جائیں گے جن سے مجموعی طور پر ۳۶۰۰ میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی

اس ڈیم کی کہانی ۱۹۵۳ء سے شروع ہوتی ہے اس کی فنی اور اقتصادی لحاظ سے موزونیت کئی عالمی مشاورتی انجینئرنگ فرموں نے ثابت کی ہے

اس پراجیکٹ کی انجینئرنگ تحقیقات عالمی بنک اور متحدہ اقوام کے ترقیاتی پروگرام (U.N.D.P) کی مدد سے ۱۹۸۲ء میں شروع ہوئیں جن پر ۱۰.۴۵ ملین امریکی ڈالر لاگت آئی چنانچہ تفصیلی تحقیقات، پراجیکٹ کی منصوبہ بندی کی رپورٹ کی تیاری، تفصیلی تحقیقات، پراجیکٹ کی منصوبہ بندی کی رپورٹ، تفصیلی ڈیزائن، ٹینڈر کے مسودے اور نقشے تیار کر لئے گئے۔

اس پراجیکٹ کے ماحول میں جو بعض منفی اثرات مترتب بھی ہوں گے اس کے اردگرد کی آبادی زیر آب آجائے گی اور وہاں کے مکینوں کو پہلے کسی اور جگہ متبادل رہائش اور زمین دینی ہوگی تمام تفصیلات کے ساتھ ۱۹۸۶ء جولائی تک پراجیکٹ کی رپورٹیں اور دیگر دستاویزات مکمل کر لی گئیں دسمبر ۱۹۸۷ء تک ڈیزائن کے علاوہ ماڈل بنا کر مطالعہ کرنے کے مراحل بھی طے کر لئے گئے لیکن پراجیکٹ بنانے کا کام معرض التوا میں چلا گیا

اگر یہ منصوبہ تعمیر کیا گیا تو اس پر ۹۰ بلین روپے سے زیادہ لاگت آئے گی (ایک بلین دس کھرب کے برابر ہوتا ہے) یعنی ۹۰۰ کھرب روپے لاگت آئے گی تاہم ۳۵،۰۰۰ ایکڑ زرعی زمین اور ۹۹۵۰۰ ایکڑ غیر زرعی زمین زیر آب آجائے گی اور تقریباً ۸۳،۰۰۰ انسانوں کی آبادی اس سے متاثر ہوگی اور اتنے انسانوں کو کسی اور جگہ رہائش پذیر کرنا ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۵

مجھ سے یہی کچھ کہلوانا چاہتے تھے اور میرے لئے بھی یہ خوشی کا باعث تھا۔ کہ میں نے بہرحال ایسی باتیں کی ہیں جو مفید بھی ہیں اور موثر بھی۔ چنانچہ میں نے یہ باتیں دہرائیں اور انہوں نے دفتر الفضل کی ویڈیو بنالی۔ جانے لگے تو میں نے انہیں اپنی دو انگریزی نظموں کی کتابیں پیش کیں جن کے متعلق انہوں نے کہا کہ میں بھی پڑھوں گا اور میرے بچے بھی ان کتابوں کو شوق سے پڑھیں گے۔ اور اس کے بعد وہ نمائش دیکھنے چلے گئے۔

ان کی آمد سے چند روز قبل کوریا کے مسٹر محمد ابراہیم لی جنہیں احمدی ہوئے تقریباً ایک

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال ہوا ہے اور جو کوریا میں احمدیہ جماعت کے صدر بھی ہیں انہیں مکرم رشید یحییٰ صاحب لے کر الفضل کے دفتر آئے۔ مسٹرلی فرمانے لگے کہ میں ابھی ابھی لندن سے بھی ہو کر آیا ہوں وہاں نو دن قیام کیا تھا۔ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ اور آپ کی شفقت کی کئی باتیں سنائیں۔ کوریا میں ان کے ذریعے بیس پچیس افراد حال ہی میں احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دراصل لاعلمی انسانوں کو ایک دوسرے سے دور رکھتی ہے جب آگاہی حاصل ہو جائے تو لوگ ایک دوسرے کے قریب بھی آ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو بہتر طریق پر سمجھنے بھی لگتے ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ کوریا میں خدا کے فضل سے کئی مزید نوجوان احمدیت کے قریب ہیں اور عنقریب احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی اور اس کے بعد فوٹوگرافی کا سیشن۔

ان کی آمد سے دو چار روز ہی قبل انگلستان کے نئے احمدی مسٹر سعید احمد جونز جو مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے خاندان میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے ہیں' دفتر آئے۔ انہیں لانے والے یوسف سہیل شوق صاحب تھے۔

کسی تعارف کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس سے پہلے بھی سہیل شوق صاحب نے ان کے متعلق کئی دفعہ تذکرہ کیا تھا۔ مسٹر جونز کے ساتھ انگلستان کی جماعتوں کا ذکر چلا تو انہوں نے ہارٹلے پول کا خاص طور پر متاثر کن ذکر کیا۔ کہنے لگے کہ ہارٹلے پول میں خدا کے فضل سے بہت اچھی جماعت ہے اور جب انہیں ایک تصویر دکھائی گئی جو الفضل کے دفتر ہی میں لی گئی تھی۔ تو ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔ میں نے انہیں پہچان لیا ہے۔ یہ مسٹر بل ڈکنسن ہیں جو ہارٹلے پول کے رہنے والے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے احمدیہ عقائد پر عبور رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہاں دینی تقاریب میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ مسٹر جونز نے لندن کی باتیں بھی بتائیں۔ حضرت صاحب کا بڑے پیار سے ذکر کیا اور کہنے لگے کہ وہ ایسی شخصیت ہیں کہ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ وہ جو پیار اور محبت دیتے ہیں اور جس شفقت کا سلوک کرتے ہیں وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والی بات ہے۔ ان کے ساتھ بھی الفضل کے تمام عملے نے فوٹوگرافی کا ایک سیشن لگایا۔ کچھ تصاویر کمرے میں لی گئیں اور کچھ تصاویر باہر جو تصاویر باہر لی گئیں۔ ان میں الفضل کا سارا عملہ موجود تھا۔ اور جس کمرے میں تصاویر لی گئیں وہ ایڈیٹر کا دفتر تھا۔ جہاں محترم آغا سیف اللہ صاحب' محترم یوسف سہیل شوق صاحب اور بعض دیگر دوست موجود تھے۔ یہ ملاقاتیں بھی یادگار ملاقاتیں ہیں اور تصاویر کے یہ سیشن بھی خدا کے فضل سے آئندہ کے لئے ان یادوں کو تازہ کرنے میں ممد ثابت ہوتے رہیں گے۔ اور اگر ممکن ہوا تو مسٹرلی اور مسٹر جونز کی تصاویر عنقریب اخبار الفضل میں شائع کی جائیں گی۔ ایسی ملاقاتیں ہمیشہ نہایت خوشگوار ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو ہمیشہ خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔ جہاں تک آئرلینڈ کے دوست کا تعلق ہے۔ مہتہ صاحب نے بار بار مجھ سے کہا کہ دعا کریں۔ یہ احمدیت کے بہت قریب آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مبشر احمد صاحب بیت المصور علی کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۵-۲-۵ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام رابعہ احمد تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم محمد رفیق صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی کی پوتی اور مکرم چوہدری عثمان غنی صاحب چندر کے منگولے ضلع نارووال کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ احمدیت بنائے۔

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب طاہر آف مظفر گڑھ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ صفیرہ خانم صاحبہ اہلیہ رانا محمود احمد صاحب بنی سرروڈ سندھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میرپور خاص سندھ کی طبیعت چند دنوں سے علیل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے اور بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی ہے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عثمان غنی صاحب چندر کے منگولے ضلع نارووال مورخہ ۹۵-۲-۱۳ کو مکان کی چھت سے گر گئی ہیں ریڑھ کی ہڈی پر گہری چوٹ لگی ہے۔ ربوہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے زیر علاج ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میر ناصر احمد صاحب ولد مکرم میر فضل الدین صاحب ۲۴۔ جنوری ۹۵ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ میر حسن دین صاحب آف سیالکوٹ (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ) کے پوتے تھے۔ قارئین کرام سے ان کے درجات کی بلندی نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ کو سرسبز بنائیں

موسم بہار شروع ہو چکا ہے۔ اس موسم میں شجرکاری کر کے ربوہ کو خوبصورت اور سرسبز بنانے کے لئے آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ گلشن احمد نرسری سے زیادہ سے زیادہ پودے حاصل کر کے اپنے گھروں ماحول اور کھلی جگہوں پر لگائیں۔

صدران محلہ اس ضمن میں تمام تنظیموں کا تعاون حاصل کر کے اپنے اپنے محلہ میں منظم پروگرام ترتیب دیں۔ لجنہ اماء اللہ کے سپرد گھروں کے اندر پودے لگانے کا کام سونپا جائے۔ ہر گھر میں کم از کم دو پودے لگائے جائیں۔ اس ضمن میں لجنہ اماء اللہ کی مقامی تنظیم نگرانی کرے کہ یہ ٹارگٹ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیمیں جہاں گھروں میں پودے لگانے کا انتظام کریں وہاں گلیوں اور کھلی جگہوں پر ایک منظم سکیم اور ترتیب سے پودے لگائیں۔ اور ان کی مقامی عہدیداران نگرانی فرمائیں یہ کام مرحلہ وار ہونا چاہئے۔ مثلاً پہلے ایک گلی یا کھلی جگہ کی کوئی طرف منتخب کی جائے اور اس میں مخصوص قسم کے پودے لگائے جائیں تا View ایک رہے۔ اگلے موسم میں دوسری گلی کا انتخاب کریں اس طرح مرحلہ وار شجرکاری کریں اور اتنی کریں کہ اس کو پانی وغیرہ دے سکیں اور دیکھ بھال کر سکیں۔ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم اس ضمن میں ممد ہو سکتی ہے۔ ان کو خراب کرنے کا موقعہ دینے کی بجائے ان کے سپرد آبیاری کریں۔ اور گروپس میں انعامی مقابلہ بھی کروایا جا سکتا ہے۔ گلیوں کے پودے ان گھروں کے سپرد کئے جائیں جن کے سامنے ہیں۔ بہرحال کوشش کی جائے کہ جس بھرپور انداز میں شجرکاری کی جائے ان پودوں کی حفاظت بھی مسلسل لگن اور لگاتار توجہ سے کی جائے تا محنت بارآور ہو۔

تمام احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ذاتی توجہ سے شجرکاری میں حصہ لیں اور ہر تنظیم کے ہر فرد کو اس میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

بدھ - یکم مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت میں)

4-30	درس القرآن لائیو- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00	اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10	خبریں
6-30	تلاوت
6-45	ملفوظات
7-00	ملاقات- جلسہ سالانہ قادیان سے ۲۸ دسمبر ۹۴ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
8-30	تلاوت
8-40	چلڈرن کارنر
9-20	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- چولہ حضرت بابا نانک کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کی نظم کی تشریح
9-50	کل کے پروگرام

جمعرات ۲-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت میں)

4-30	درس القرآن لائیو- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00	اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10	خبریں
6-30	تلاوت
6-45	سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
7-00	ملاقات (۱۵- مئی ۱۹۹۴ء دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
8-00	تلاوت
8-10	طبی معاملات
8-40	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو از مکرم مرزا عبدالحق صاحب (حصہ اول)
9-00	لقاء مع العرب
9-50	کل کے پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 27- فروری-1995ء
رات بارش ہوئی- سردی بڑھی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ جی ایچ کیو کے ذرائع نے کراچی کے حالات کے بارے میں وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ سیاسی جماعتوں میں بیرونی ایجنٹ گھس آئے ہیں- وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے گذشتہ روز جی ایچ کیو کا دورہ کیا تو انہیں چیف آف جنرل سٹاف ڈائریکٹر جنرل ملٹری انٹیلی جنس اور ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز نے سرحدوں کی صورت حال کے علاوہ ملک میں بالخصوص کراچی کے حالات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی- وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ کراچی کے حالات میں بیرونی ہاتھ کار فرما ہے- انتظامیہ کو کئی اطراف سے دباؤ کا سامنا ہے اس لئے انتظامیہ نے کئی مرتبہ گرفتار شدہ ملزمان کو دباؤ کے باعث چھوڑ دیا-

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف انٹیلی جنس اداروں کو مزید فعال بنایا جائے گا اور فوج کو دوبارہ ملوث کئے بغیر اہم اقدامات کئے جائیں گے- جن افراد کے خلاف دشمن کے آلہ کار ہونے کے شواہد ہیں انہیں فوری گرفتار کرلیا جائے گا- وزیر اعظم نے آرمی چیف سے علیحدگی میں بھی ملاقات کی-

○ وزیر اعظم کو بریفنگ میں آرمی نے بتایا کہ پاک فوج کو بھاری معاوضہ کی ادائیگی پر امریکہ میں پیشہ وارانہ کورسز کرانے کی پیشکش ہوئی ہے مگر رقم ادا کرکے پاک فوج کا کوئی افسر یہ کورس کرنے نہیں جائے گا- فوجی قیادت نے اس عزم کا اظہار کیا کہ علاقائی سلامتی کے متعلق کسی بین الاقوامی تجویز کو یکطرفہ طور پر قبول نہیں کیا جائے گا-

○ کراچی میں دو امام بارگاہوں پر حملے کے ۱۸ ہلاک شدگان کی اجتماعی نماز جنازہ ہفتہ کی شب پونے آٹھ بجے مزار قائد اعظم کے قریب سولجر بازار میں واقع نشتر پارک میں ادا کی گئی- اس موقع پر پورے علاقے میں زبردست فائرنگ ہوتی رہی- شہر کے تمام کاروباری مراکز اور دو اضلاع کے تعلیمی ادارے بند رہے- زبردست کشیدگی کے باعث لوگ گھروں میں محصور ہو گئے- متعدد علاقوں میں گھروں پر سیاہ پرچم لہرائے گئے- سپاہ صحابہ اور فقہ جعفریہ کے ۱۱- مزید حامیوں کو گرفتار کر لیا گیا- بعض مقامات پر گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں-

○ توہین رسالت کے الزام میں بریت حاصل کرنے والے رحمت مسیح اور سلامت مسیح کی خفیہ طور پر رہائی عمل میں آئی- دونوں کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے- رہائی اور منتقلی کا معاملہ اس حد تک خفیہ رکھا گیا کہ خصوصی طور پر کوریج کے لئے آئی ہوئی غیر ملکی ٹیموں کو بھی اس بارے میں کوئی خبر نہ ہوئی- خیال ہے کہ دونوں کو کسی دوسرے ملک میں بھیج دیا جائے گا- متعدد یورپی ممالک نے ان کو سیاسی پناہ کی پیشکش کی ہے-

○ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں دھماکہ خیز مواد پھٹنے سے ۲۵ روسی فوجی ہلاک ہوگئے-

○ کراچی میں دہشت گردی کے واقعات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حیدر آباد اور سندھ کے کئی دوسرے شہروں میں ہڑتال ہوئی- حیدر آباد میں علی الصبح مسلح نقاب پوشوں نے مختلف علاقوں میں شدید ہوائی فائرنگ کی اور مسافروں اور راہ گیروں پر بھی گولیاں برسائیں جن سے ۴- افراد زخمی ہو گئے- لطیف آباد نمبر ۱۰ میں نامعلوم شرپسندوں نے ایک مسجد کو آگ لگاکر شہید کردیا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ محب وطن قوتیں اب فیصلہ کرلیں' ملک بچانا ہے یا حکومت- حکومت اس انتظار میں ہے کہ کوئی آئے اور اسے اٹھا کر ایوان اقتدار سے باہر پھینک دے- لگتا ہے کراچی ملک کا حصہ نہیں- اسے الگ کرنے کی سازش پر تیزی سے عمل کیا جارہا ہے- مکہ مکرمہ سے جاری کردہ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے کہ پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے صدر اور محب وطن جمہوری اور سیاسی قوتیں صورتحال کی اصلاح کے لئے اقدامات کریں-

○ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے کہا ہے کہ اسرائیل کے ایٹمی ہتھیار علاقے کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں- عراق کی ایٹمی تنصیبات تباہ کرنے کے بعد اب وہ ایرانی ایٹمی پروگرام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے-

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ سندھ میں نہ تو گورنر راج آئے گا اور نہ کراچی میں فوج بھیجی جائے گی- مسئلہ حل کرنے کے لئے سیاسی و مذہبی جماعتوں سے بات چیت کریں گے- انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت ضیاء الحق کی باقیات ہیں-

○ سندھ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی چھٹیاں منسوخ کردی گئی ہیں- شہر میں چوبیس گھنٹے گشت شروع کر دیا گیا ہے عبادت گاہوں پر کڑا پہرہ دیا جائے گا اور مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھی جائے گی-

○ منشیات فروشوں کے خلاف مقدمات فوجی عدالتوں میں چلانے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے- ان پر جاسوسی اور غداری کے الزامات کے تحت مقدمہ چلاکر فوری سزادی جائے گی-

○ لاہور ہائی کورٹ نے زنا کے ایک مقدمہ میں اس بات کا سخت نوٹس لیا ہے کہ ایس ایچ او نے ایک گھر کی بیٹھک میں تاک جھانک کی- فاضل عدالت نے کہا کہ پولیس گھروں کی پردہ داری کو پامال کرتی رہی تو معاشرہ بالکل تباہ ہو جائے گا- فاضل عدالت نے زنا کے مبینہ ملزمان کو ضمانت پر رہا کرکے مزید تحقیقات کا حکم دے دیا ہے-

○ راولپنڈی میں جیل کی گاڑی روک کر خطرناک قیدیوں کو چھڑا لیا گیا- نامعلوم افراد نے ڈرائیور کی آنکھوں میں مرچیں ڈالیں اور گارڈ سے اسلحہ چھین لیا اور مزید دو کاریں چھین کر اپنے ساتھیوں کو لے کر فرار ہو گئے-

○ حکومت نے سراغرساں اداروں اور ایجنسیوں سے کراچی کی نئی صورت حال پر رپورٹ طلب کر لی- وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ لگتا ہے کہ بھارت کے ایجنٹ مستقل طور پر کراچی میں آکر بیٹھ گئے ہیں- بھارت پر دباؤ بڑھتا ہے تو اس نسبت سے کراچی کی صورت حال خراب ہو جاتی ہے-

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ نے سیاسی حالات اور امن وامان کی صورت حال کے پیش نظر اسمبلیاں توڑنے اور ریفرنڈم کرانے کی درخواست مسترد کردی ہے-

○ افغانستان کی ابھرتی ہوئی فوجی طاقت طالبان کے لیڈر مولوی عمر نے "امیرالمومنین" ہونے کا اعلان کر دیا ہے- انہوں نے تمام لیڈروں سے کہا ہے کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں- بتایا گیا ہے کہ طالبان کابل کی طرف پیش قدمی سے گھبرا رہے ہیں- احمد شاہ مسعود اور حکومت کی فوجیں ان کے خلاف منظم ہو رہی ہیں-

○ پیپلز پارٹی کے مزید ۳- ارکان پنجاب اسمبلی کو وزیر اعلیٰ پنجاب کا مشیر بنادیا گیا ہے-

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ دہشت گردی ایجنسیوں کا کام ہے- یہ ہاتھ نہ خفیہ ہیں اور نہ غیر ملکی ہیں- سرکاری ایجنسیوں نے تربیت یافتہ مجرموں پر مبنی بعض انتہا پسند فرقہ پرست تنظیمیں تشکیل دی ہیں جو کراچی کو بیروت بنا رہی ہیں- انہوں نے صدر لغاری کے نام ایک خط میں کہا کہ ۲۵- فروری کو دہشت گردی کے واقعات کی سپریم کورٹ کے ججوں کی نگرانی میں تحقیقات کی جائے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ پنجاب کی بڑی سڑکیں غیر ملکی سرمایہ کاری سے تعمیر ہونگی- انہوں نے بتایا کہ حکومت نے بین الاقوامی معیار کے مطابق تعمیراتی کام کرانے کا فیصلہ کرکے خوشحالی کی نئی راہیں کھول دی ہیں- پنڈی بھٹیاں سے فیصل آباد تک ۵۲ کلومیٹر چار رویہ اور لاہور سے قصور تک ۳۵ کلو میٹر دو رویہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی- اس کے علاوہ لاہور شیخوپورہ فیصل آباد سڑک کی تعمیر حکومت اپنے وسائل سے کرے گی-

○ بلدیاتی انتخابات اپریل کے آخر تک غیر جماعتی بنیادوں پر ہو سکتے ہیں انتخابات نئے نظام کے ماتحت ہونگے- پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) میں زیادہ تر امور پر اتفاق رائے ہو گیا ہے- حکومت پنجاب نے نیا آرڈیننس تیار کر لیا ہے- ہر علاقے میں ویلیج کونسل اور وارڈ کونسل قائم ہوگی- ان کونسلوں میں ایک تہائی خواتین ہونگی- جرام کے سلسلے میں ان کونسلوں کے فیصلے کے تھانے دار پابند ہونگے-

○ امریکہ اور چین میں آخری وقت پر سمجھوتہ طے پا گیا ہے اس طرح سے دونوں ملک تجارتی جنگ سے بچ گئے ہیں- امریکی فلموں کی غیر قانونی کاپیاں بنانے والی دو مزید کمپنیاں بند کردی گئی ہیں-

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا نصراللہ احمد
ٹائم ۴ تا ۷ بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون: 254634

لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن شوز کی نئی ورائٹی بارعائت خرید فرمائیں۔
سیل - سیل - سیل
زنانہ بچگانہ شوز کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے محدود مدت کیلئے
بچگانہ سینڈل -/40
لیڈیز سینڈل/کورٹ شوز -/145
دیگر ورائٹی -/75
آپکے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ